سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:19

رسول اللہ ﷺ کا

اعزاز و اکرام

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
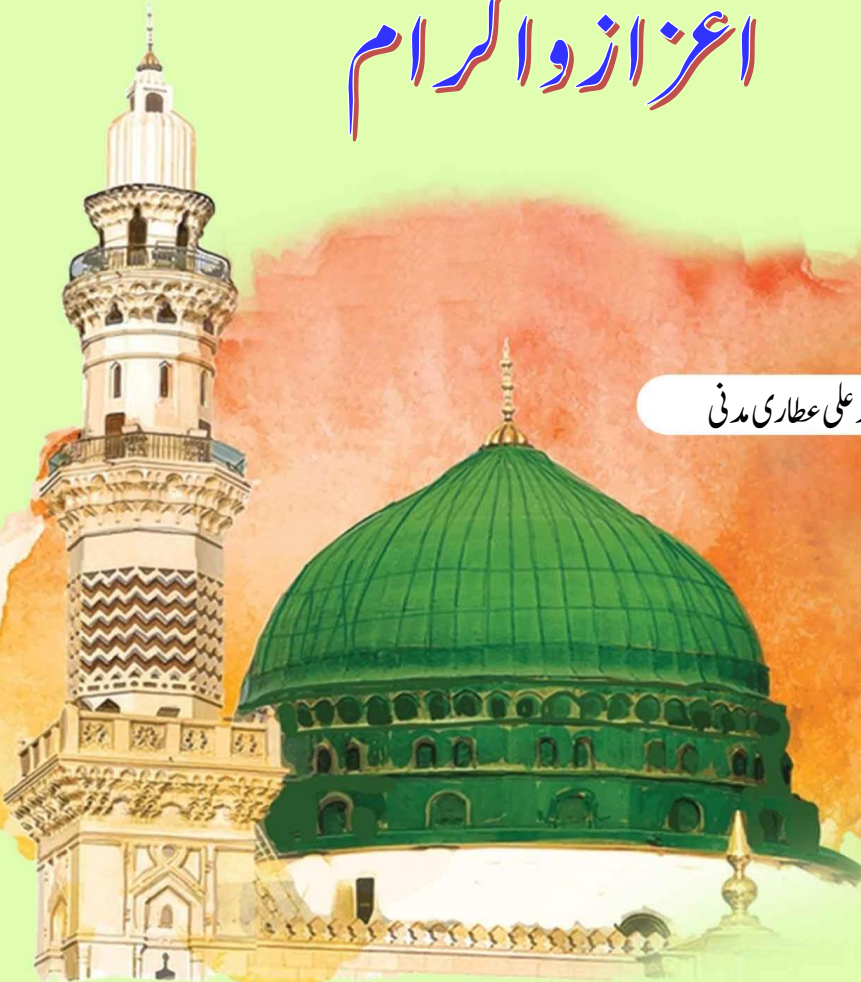
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا انیسواں عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعزاز و اکرام

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 18

اشاعت اوّل: اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اعزاز و اکرام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں نہ صرف معزّز بلکہ ساری اولادِ آدم یعنی ہر ہر انسان سے بڑھ کر معزّز ہیں، نہ صرف ہر ہر انسان بلکہ تمام اوّلین و آخرین سے بڑھ کر معزّز ہیں۔ اس کا بیان خود حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے فرامین میں کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

(1) اَنَا اَکۡرَمُ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ عَلَی اللہِ وَلَا فَخۡرَ

ترجمہ: میں ہی اگلوں اور پچھلوں میں سے سب سے زیادہ اللہ پاک کے ہاں عزّت والا ہوں اور فخر نہیں ہے۔[1]

(2) اَنَا اَکۡرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیۡ وَلَا فَخۡرَ

ترجمہ: میں ہی ساری اولادِ آدم میں سے اپنے رب کے ہاں سب سے

---

(1) سنن دارمی، 1/39، حدیث: 47

زیادہ عزت والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔[2]

﴿3﴾ أَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ

ترجمہ: میں ہی ساری اولادِ آدم میں سے اپنے رب کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا ہوں میرے اِرد گرد ایک ہزار خُدّام (خدمت کے لئے) گھومیں گے گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی۔[3]

مذکورہ تین روایات اللہ کریم کی بارگاہ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعزاز و اکرام کو بیان کرتی ہیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں نہ صرف معزّز بلکہ ساری اولادِ آدم یعنی ہر ہر انسان سے بڑھ کر معزّز ہیں، نہ صرف ہر ہر انسان بلکہ تمام اوّلین و آخرین سے بڑھ کر معزّز ہیں، لیکن قربان جایئے شانِ بے نیازی پر کہ ساری کائنات کے رب کے ہاں ساری مخلوقات سے بڑھ کر معزّز ہونے کے باوجود کمال عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”وَلَا فَخر“ یعنی اس پر فخر نہیں کرتا۔

(2) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630
(3) سنن دارمی، 1/39، حدیث: 48

کسی کے نزدیک جب کوئی فرد معزّز ہوتا ہے تو یقیناً وہ اس کے ساتھ احسان و بھلائی کا معاملہ کرتا اور اسے عزت و اختیارات دیتا ہے، اس کی عزّت و حرمت کی حفاظت کرتا ہے۔ ربّ کریم کی بارگاہ میں جو مقام و مرتبہ، عزت و عظمت اور اعزاز و اکرام محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہے اس کا اندازہ لگانا ہمارے بس میں نہیں، البتہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رَبُّ العزّت نے کس کس طرح اپنے حبیب کو عالمِ ارواح، عالم، دنیا، عالمِ برزخ، قیامِ قیامت، میدانِ حشر، پل صراط، دخول جنت اور پھر جنت کے اندر بھی اعزاز و اکرام سے نوازا ہے۔ آیئے ان اعزازات کی چند جھلکیاں ہم ملاحظہ کرتے ہیں،

عالمِ ارواح میں اعزاز و اکرام

ابھی دنیا میں جلوہ گری بھی نہ ہوئی تھی کہ حبیبِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک روح کے سامنے سب روحوں سے عہد و پیمان لیا اور سب انبیاء و مرسلین کو پابند فرمایا کہ اگر یہ محبوب تمہارے درمیان آئیں تو انہی پر ایمان لانا ہو گا، انہی کی اطاعت ہو گی، انہی کا حکم چلے گا، انہی کی دعوت پر لبیک کہا جائے گا چنانچہ قراٰنِ کریم میں ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ(۸۱)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔[4]

عالمِ دنیا میں اعزاز واکرام

ساری انسانیت کو اپنا کردار، گفتار، انداز، رہن سہن سنوارنے اور زندگی کا ہر ہر قدم اٹھانے کیلئے اپنے حبیب کی زندگانی کو نمونہ قرار دیا اور "لَقَدْ

(4) پ3 اٰل عمرٰن: 81 ملخصًا

"كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[5] کے ذریعے واضح فرمادیا کہ زندگی کا بہترین راستہ اور طریقہ وہی ہے جو اس کے پیارے حبیب کا ہے۔

بندوں کو واضح فرمادیا کہ اللہ سے محبت کرتے ہو تو حبیبِ اکرم کی اتباع ہی واحد راستہ ہے اور جب اس راہ پر چلوگے تو رَبُّ العزّت خود تم سے محبت فرمائے گا۔[6]

محبوب کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا۔[7] محبوب کا فعل اپنی جانب منسوب فرمایا۔[8] محبوب کی خواہش پر قبلہ تبدیل کردیا۔[9] محبوب کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنا ایمان کی بنیاد قرار دیا۔[10] آپ کے وجودِ مَسعود کے دنیا میں موجود ہونے کے سبب عذاب کو روک دیا۔[11]

ان کے علاوہ بھی اَن گنت اعزازات ہیں کہ جن کی حد و شمار سمجھنے کے

(5) پ21، الاحزاب:21

(6) پ3، اٰل عمرٰن:31

(7) پ5، النسآء:80

(8) پ9، الانفال:17

(9) پ2، البقرۃ:144

(10) پ5، النسآء:65

(11) پ9، الانفال:33

لئے علامہ یافعی کا یہ فرمان ہی کافی ہے: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف و مناقب اس قدر ہیں کہ اگر ساری مخلوق جمع ہو کر انہیں شمار کرے تو وہ جو شمار کریں گے وہ ان کے اوصاف کے سمندر کا ایک قطرہ ہو گا۔ (12)

عالمِ دنیا میں جان و عزّت کی حفاظت کا اعزاز

ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس کے پیارے حبیب کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ رب کریم نے ان کی عزّت کی حفاظت فرمائی، محبوب کی عزّت و ناموس پر کوئی حرف نہ آئے اس کا اہتمام فرمایا۔

ایک لفظ کہ محبین محبت میں بولیں لیکن مخالفین ناقص معنیٰ نکالیں، ربُّ العزّت کو اپنے حبیب کے اعزاز کے سبب یہ پسند نہ آیا اور محبین کو ایسا ذُو معنیٰ لفظ بولنے ہی سے منع فرمادیا۔ (13)

ہوا کچھ یوں کہ جب پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تعلیم و تلقین فرماتے تو صحابۂ کرام کبھی کبھی کسی بات کی مزید توضیح کے لئے " رَاعِنَا یَارسولَ

---

(12) مراۃ الجنان، 1/21

(13) پ1، البقرۃ:104

اللہ" کہتے، یعنی یا رسولَ اللہ! ہماری رعایت فرمایئے، یہودیوں نے اس لفظ کو بگاڑ کر "راعینا" کہنا شروع کر دیا اور وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے بے ادبی والا معنیٰ مراد لیتے۔ اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو "راعنا" کہنے ہی سے منع فرمادیا تاکہ غلط معنیٰ لینے کی بنیاد ہی باقی نہ رہے۔[14]

اپنے حبیب کو نام ہی ایسا دیا کہ کوئی نام لے کر مذمت کر ہی نہ سکے اور اگر کوئی کرے تو خود کو ہی جھوٹا بنائے۔ اہلِ قریش بغض و عناد کے سبب اس قدر حد سے بڑھ گئے تھے کہ جہاں موقع پاتے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مذمت کی ناکام کوشش کرتے، لیکن برائی کرنے میں آپ کا اسمِ گرامی محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہ بولتے کیونکہ ان ہی میں سے کسی نے کہا تھا کہ ہم انہیں محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی تعریف کیا گیا) بھی کہتے ہیں اور مذمت بھی کرتے ہیں، آئندہ سے ہم مُذَمَّم کہہ کر مذمت کریں گے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ اللہ نے کس طرح مجھ سے قریش کی گالیوں، ان کے لعن کو پھیر دیا وہ تو مذمم کو گالیاں

---

(14) بیضاوی، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 104، 1/375 ملخصاً

دیتے ہیں اور مذمم پر لعن طعن کرتے ہیں ہم تو محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔ [15]

معزز ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دشمنانِ دین نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اعتراضات کئے تو خود ربُّ العزّت نے جوابات دیئے، ایک بار وحی کے نزول میں کچھ وقفہ آیا تو مشرکین نے کہا: محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے رب نے اُنہیں چھوڑ دیا تو ربِّ کریم نے مشرکین کے رَد میں پوری سورت نازل فرمادی اور رہتی دنیا تک کے لئے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب! تمہارے رب نے تمہیں نہ چھوڑا۔ [16]

اُمَیَّہ بن خلف رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات کے بارے میں بکواس کرتا تھا، اللہ کریم نے اس کے اور اس جیسے دوسروں کے رَد میں پوری سورۃُ الھُمَزَۃ نازل فرمادی۔ [17]

ابو لہب اور اس کی بیوی نے پیارے محبوب کو ستایا تو ربُّ العزّت نے دونوں کے رد اور انجامِ بد کے بارے میں پوری سورت نازل فرمادی۔ [18]

---

(15) بخاری، 2/484، حدیث: 3533۔

(16) مسلم، ص767، حدیث: 4656

(17) سیرت ابن ہشام، ص141

(18) پ30، اللھب

ولید بن مغیرہ نے حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُرا بھلا کہا تو ربِّ کریم نے اپنے محبوب کا اتنا اکرام فرمایا کہ ولید بن مغیرہ کے رد میں قراٰنِ کریم کی کئی آیات نازل فرمادیں اور اس کے بُرے کرتوت ساری دنیا کو بتادیئے یہاں تک کہ اس کے حرامی ہونے کو بھی آشکار کردیا۔[19] ایک مقام پر یہ بھی اعلان کردیا کہ جو میرے محبوب کا دشمن ہے وہ ہر خیر سے محروم ہے۔[20] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا۔[21]

محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کا بھی ربُّ العزّت نے اتنا اکرام فرمایا کہ "وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴)"[22] فرما کر ان کے فرمان کو مستند کردیا تاکہ کوئی محبوب کے الفاظ کا انکار نہ کرے۔

---

(19) پ29، القلم:13
(20) پ30، الکوثر:3
(21) پ6، المآئدۃ:67
(22) پ27، النجم:3، 4

عالَمِ دنیا میں نسبتِ حبیب کا اعزاز و اکرام

محبوب کے ساتھ نسبت رکھنے والی ہر چیز کو شرف و اعزاز بخشا، جو ان کا صحابی بن گیا اسے وعدۂ جنت عطا فرما دیا۔[23]

محبوب کے اعزاز و اکرام میں ان کی ازواج کو بھی کائنات کی خواتین سے جدا مقام عطا فرمایا اور واضح اعلان فرمادیا کہ نبی کی بیبیاں عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔[24]

محبوب کی عزّت و حُرُمَت یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زوجۂ محترمہ پر الزام لگا تو ربِّ کریم نے ان کی طہارت و پاکیزگی پر قراٰن کی آیات نازل فرمائیں۔[25]

عالَمِ برزخ میں اعزاز و اکرام

فضل و اعزاز کی بارشیں صرف ظاہری حیاتِ مبارکہ تک ہی نہیں بلکہ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری ہیں۔ صبح و شام ستّر، ستّر ہزار

---

(23) پ5، النسآء:95

(24) پ22، الاحزاب:32

(25) پ18، النور:11

فرشتوں کو صرف دُرود و سلام عرض کرنے کیلئے اپنے حبیب کے مزارِ اقدس پر حاضر ہونے کا حکم دیا اور کیفیت یہ کہ جو ایک بار آجائے دوبارہ قیامت تک نہ آئے۔[26]

پیارے حبیب کے اکرام میں قبرِ اقدس پر ایک ایسے فرشتے کو مقرر کر دیا جو ساری کائنات میں سے کسی بھی زبان، کسی بھی وقت، کسی بھی انداز اور کسی بھی مقدار میں دُرود پڑھنے والے کا دُرود اور اس کا نام مع ولدیت آقا کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔[27]

دنیا سے رخصت ہونے والوں کی برزخی زندگی کی راحت اپنے حبیب کی پہچان پر موقوف فرمادی کہ جو انہیں پہچانے گا وہی نجات پائے گا۔[28]

میدانِ محشر میں اعزاز و اکرام

فضل و اعزاز کے عظیمُ الشّان مَظاہِر میدانِ حشر میں بھی دیکھے جائیں گے۔ سب سے پہلے قبرِ انور سے ظہور اور مُعَزّزین کے جھرمٹ میں میدانِ

(26) مشکوٰۃ المصابیح، 2/401، حدیث: 5955 ملخصاً

(27) الصلاۃ علی النبی لابن ابی عاصم، ص42، رقم: 51

(28) بخاری، 1/450 حدیث: 1338

حشر کی جانب روانگی اور دیگر کئی طرح کے اعزازات عطا ہوں گے۔

میدانِ حشر میں اِکرامِ نبوی کا عظیم و عجیب مَنظر یہ بھی ہو گا کہ ہر کوئی ربُّ العزّت کے جلال سے ڈرا اور سہا ہوا ہو گا، لوگ انبیائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کریں لیکن ہر نبی دوسرے کے پاس بھیجیں گے بالآخر لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور ربُّ العزّت کی جانب سے پیارے حبیب کا اکرام دیکھیں گے۔ میدانِ حشر میں جب ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہو گا اور پیارے آقا ربّ العزّت کی بارگاہ میں سر بسجود ہوں گے وہ بھی اکرام و اعزاز کا عظیم منظر ہو گا کہ ربِّ کریم فرمائے گا: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اپنا سر اٹھایئے، مانگیں! عطا کیا جائے گا اور کہیں! آپ کی بات سُنی جائے گی اور شفاعت کریں! قبول کی جائے گی۔[29]

میدانِ حشر میں جب سابقہ قومیں اپنے انبیاء و مرسلین کا انکار کریں گی تو ان مُنکرین کے سامنے انبیائے کرام کی صداقت و حقانیت واضح و آشکار

---

(29) بخاری، 3/165، حدیث: 4476

کرنے کیلئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی گواہی حرفِ آخر ہو گی۔(30)

جنّت میں اعزاز و اکرام

جنّتی جنّت میں بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا اعزاز و اکرام دیکھیں گے حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک ہزار خدام آپ کی خدمت کے لئے حاضر رہیں گے حدیثِ پاک میں ان ایک ہزار خدام کا وصف "بَيْضٌ مَّكْنُونٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ" کے الفاظ سے بیان ہوا، اس کی شرح میں عظیم محدث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَیْض جمع ہے بیضة کی، اس سے شتر مرغ کے انڈے مراد ہیں۔ مکنون کے معنیٰ ہیں جسے گرد و غبار نہ پہنچا اپنی اصلی صفائی پر ہوں۔ عرب میں شتر مرغ کے انڈے کے رنگ کو بہت حسین سمجھتے تھے لہٰذا انہیں سمجھانے کے لیے یہ فرمایا، قرآنِ کریم میں حوروں کے حسن کو بھی انہی الفاظ سے بیان کیا گیا ہے نیز ان خدام کو بکھرے ہوئے موتی بھی کہا گیا کیونکہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے وہ خادم ہر طرف پھیلے ہوں گے لہٰذا انہیں بکھرے موتیوں سے تشبیہ دینا بہت ہی

---

(30)پ5،النسآء:41

موزوں ہے۔ یہ خدام یا تو قیامت ہی میں حضور کے گرد و پیش ہوں گے یا جنّت میں، اگر جنّت میں ہیں تو علاوہ اُن غِلمانوں کے ہوں گے جو دوسرے جنتیوں کو عطا ہوں گے۔[31]

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

(31) مراٰۃ المناجیح، 8/30 ملخصاً

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن واستعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). ”مطالعہ“ کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). ”مصادر سیرت کورس“

(43). ”فن تخلیق عنوانات سیرت کورس“

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“